منشورِ محمدی

منشور رسولان بمحتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشورِ محمد - توریت بلاتوریہ انجیل بہ تبجیل گویان صفت و سیرت مبرو مد

نمبر ۲۴	مطبوعہ ۵ شعبان سنہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۴ مئی سنہ ۸۶ء بنگلور	جلد ۱۵

کتاب پیدائش کا ۳ باب ۱۶ سے ۱۹ تک

آیات مذکورہ بالا سے یہ پایا جاتا ہے کہ خدا نے آدم کو ثمرِ ممنوع کے کھانیکی بابت یہ سزا دی کہ تیرے لئے زمین لعنتی ہوی اور تو اپنے پسینے سے روٹی کماکر کھائیگا۔ اور حوا کو کہا کہ تجھکو درد زہ ہوا کریگی اور تیرا خصم تجھپر حکومت کریگا چنانچہ یہہ سزا اب تک بنی آدم مین چلی آتی ہے عیسائی لوگ اسکو موروثی گناہ کہتے ہین۔

یہان ہم دو سوال جواب طلب پیش کرتے ہین۔

(۱) یہ کہ ثمرِ ممنوع تو آدم و حوا نے کہایا اسکی سزا اسکی نسل پر کیون عاید ہوی ہے۔

(۲) یہ کہ مسیح نے جو جہان کے گناہ اٹھالئے اور انکی سزا اپنے پر لی (جیساکہ انجیل یوحنا کے ۱ باب ۲۹ آیت مین ہے دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا کہ دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کے گناہ اٹھالیجاتا ہے۔ اور یہی انجیل کے ۳ باب ۱۷ سے ۱۸ تک لکھا ہے کہ۔ کیونکہ خدا نے اپنے بیٹے کو جہان مین اسلئے نہین بھیجا کہ جہان پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ جہان اسکے سبب نجات پاوے جو اسپر ایمان لاتا ہے اسکے لئے سزا کا حکم ہو چکا الخ) تو چاہئے تھا کہ عیسائیون پر اس سزا کا حکم نہوتا یعنی انکی عورتون کو دردِ زہ نہوتی اور مردونکو خدا بیٹھے بٹھائے روٹی بھیجا کرتا (جیسا کہ آدم کیلئے گنہ کے پہلے تھا) اور کسیطرح کی تکلیف نہ کرنی پڑتی۔ حالانکہ مسیح نے سب گناہونکی سزا اپنے پر لی اور عیسائیون پر وہ سزا برابر عاید ہے۔ اگر مسیح نے سزا اپنے پر لی تو انکو وہ سزا کیون ملتی۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح نے گناہون کی سزا اپنے پر نہین لی اور نہ کفارہ ہوا۔ عیسائی یون ہی بہولے پھرتے ہین۔ خدا سب کو تاریکی سے نکال کر اپنے دین پر چلائے آمین ثم آمین۔ راقم غلام احمد انہامرتسر۔

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۴۵ و ۴۹ جلد ۱۲

قولہ اور ہماری خداوند کی آسمان پر چڑھنے سے لیکر قیامت کے روز مسلم کی برباد ہونی تک۔

اقول آسمان پر حضرت مسیح کا چڑھ جانا بھی مخالفِ انجیل ہے حضرت کی حواری اسکا کچھ ذکر نہین کرتے۔ توما اور مرقس جو حواری نہین بلکہ انہون نے مسیح کو نہ دیکھا نہ اونکی روبرو ایمان لائی سماعتہ اور روایۃ لکھتے ہین وہ بھی بسند جو چنداں قابلِ

اعتبار نہین - یوحنا حواری بھی اسکا تذکرہ نہین کرتے
اور نہین لکھتے کہ ہمنے مسیح کو آسمان پر چڑہتے دیکھا بلکہ
یوحنا صرف اسقدر بیان ضرور کرتا ہی - یسوع نے کہا مجھکو
مت چھو کیونکہ مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا یوحنا
۲۰ باب ۱۷ - پھر کچھہ اسکی تصدیق نہین کرتا کہ مسیح آسمانپر
گئے یا نہین - اور خود یہ بیان بھی کہ (یسوع نے مریم سے
کہا مجھکو مت چھو کہ مین ہنوز اوپر نہین گیا) اوس بیان کی متضاد
ہی جو انجیل یوحنا کی اسی ۲۰ باب ۱۹ - ۲۵ مین ہی
کہ مسیح بدن وچیز ہے آسمانکی اپنا جسم اپنے سب شاگردون
خصوصاً تھوما کو دکھایا اور مس کرایا - اس سے اوس
وعدہ مسعود کی (جو یوحنا ۲۰ باب ۱۷ سے منقول ہوا)
پوری پوری تکذیب ہوگئی - پس اگر مسیح آسمان پر چڑہ
جاتے تو متی و یوحنا ایسے بنے ماجرا کو (جو عیسائی
مذہب کے بیخ و بنیاد ہی) کیون نہ درج کرتے علاوہ اسکے
انجیل یوحنا خود مشکوک ہی کیونکہ اکثر علماء عیسائی کہتے
ہین کہ یوحنا حواری کی نام پر کسی عیسائی نے اس انجیل کو
تصنیف کرکے نامزد کیا ہے - ناظرین اس بات کو بھی
یاد رکھین کہ پولیکارپ (جو یوحنا حواری کا شاگرد ہی)
کسی تصانیف یوحنا کا نشان نہین ملتا -

قولہ اور یروسلم کی بربادی سے لیکر شاہ کانسٹائین
کے روم امپائر کی تخت پر جلوس فرمانے تک یہ پیشین
گوئی پوری ہوتی ہی کہ آسمان مین جنگ ہوی اور
میکائیل اور اوسکے فرشتے اژدہا سے لڑے -

اقول یہ عجب پیشین گوئی ہی کہ آسمان کہان اور
زمین مراد ہو - ای بھائیو یہ تو سب تمہاری نافرمانیون
خدا ناشناسیون کا نتیجہ ہی جیسا کہ بائبل کی حوالہ سے
اوپر مذکور ہوا اوس پیشین گوئی کو اس تمہارے اوپر چسپان
کیا تعلق ہے نسبت خاک را با عالم پاک - یہ پیشین گوئی
کتاب مکاشفات ہی ۱۲ باب ۷ - ۱۰ مین مرقوم ہی جسمین
شیطانکا نیست ہونا بیان ہے مین پوچھتا ہون کہ اگر یہ پیشین
گوئی واقع ہوچکی تو شیطان اور اوسکے کام کیون نہین فنا ہوے
اژدہے اس مقام پر ابلیس مراد ہی جو خود مصنف مکاشفات
نے بیان کیا ہی ناظرین مکاشفات کو دیکھکر خود انصاف
کرلین گے - علاوہ اسکے پہلی ثابت کرو کہ مکاشفات بھی کتاب
ہی جب یہ نہین تو پیشین گوئی اور اسکا ٹھیک واقع ہونا
کیا -

قولہ جب ہمارا خدا مجسم ہوا -

اقول سبحان اللہ خدا بھی مجسم ہوا اور نو مہینے رحم مادر
مین مقید رہا اور خون حیض کھایا کیا خدا کی پناہ اس عقیدے
شیطانی سے - خدا جسم نہین رکھتا اور مجسم نہین
ہوسکتا نہین تو ہنود کا مسئلہ تناسخ اور خدا کا بار بار
جسم انسان کبھی حیوان مین اوتار لینا صحیح ہوجاے مین پوچھتا ہون
کہ اس عقیدہ مین ہنود اور ہمارے بھائی عیسائیون مین
کیا فرق ہوا -

قولہ مذہب یہود اپنی زوال کے پہلے درجتک پہنچگیا
تھا گو اس مین الوہیت کی شکل تھی لیکن طاقت نہ تھی اور
رفتہ رفتہ ایک پوری بت پرستی بنگیا تھا -

اقول یہودی تو الوہیت خالق یکتا کے آج تک قایل ہین
اور اسی ایک وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرتے ہین ہان ایکی
ملحد از عقاید زادونکو حضرت مسیح جیسے سچے رسول سے بیزار کیا کہ

آپ ایک خدا کو تین حصون پر منقسم کرتی اور جناب مسیح علیہ السلام کو خدا کا حقیقی فرزند بلکہ خود خدا بھی قرار دیا ہے اور جب وہ (یہود) اس باطل عقیدہ کو بائبل مین تلاش کرتے ہین تو ایسکے معتقد کو اوسمین کافر اور بیدین لکھا پاتے ہین تو تم سے بیزار ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ مسیح نے تمکو ایسی تعلیم کی اور وہ نہین سمجھتے کہ یہہ مسیحی تعلیم نہین یہہ تو صرف عیسائیون کا خیالی پلاؤ ہی پس تم مسیح کی ہنسی کرانیوالے ہوے۔

قول فریسی ظاہردار اور ریاکار تھے اور صدوقی بت پرست تھے فرقہ ایسینی متعصب اور افلاطون کی تعلیم کا پیرو تھا۔

اقول آپ تو فرمائیے کہ آپ کس مذہب کون تھے ہم دیکھتے ہین کہ قدیم سے عیسائیون مین بدعات و اقسام بت پرستی و تصویر پرستی و صلیب پرستی وغیرہ آج تک جاری رہین اور عیسائی بھائی اوسی لکیر کے فقیر چلے آتے ہین۔ کیا خدا کو مجسم قرار دینا۔ ایک خدا کو تین تیرہ کرنا بت پرستی نہین۔ پراٹسٹنٹ مذہب سے پہلا اور پرانا مذہب پوپ کا ہے تو لیک کاتھولک جنمین علانیہ بت پرستی ہوتی آئی ہے اور اگر اوپر تک جہان سے آغاز مذہب عیسائی سے غور کرکے دیکھین تو بالکل تعصب اور ضد و عناد و کشت و خون بت پرستی بدعات ناحقہ کے سوا کچھ نہ پایا جاتا ہے۔ اول لیجئے مشاہدات یوحنا ۲ و ۳ باب مین اوسوقت کی ساتون بڑی کلیسیاؤنکا اور انکی مذہب و فادرون کی بدعتون کی شکایتین کیسے درج ہین اور زمانہ حواریونکا تھا۔

۲ پھر لیجئے قسطنطین اعظم کے وقت مین بسبب قومون کی داخل ہونیکی عیسائیون مین کیسی کیسی بدعتیں بے ایمانی کی باتین جاری ہوئین اسیوقت مین صلیب برداری کی قبیح رسوم وقوع مین آئی۔ ۳ پہلی عیسائی حواریون کیطرح تارک النکاح رہنا بڑا فخر سمجھتے تھے کہلاتے لیکن نفس امارہ جو ساتھ تھا مدتون کلیسیا مین نا اور بکثرت استقاط حمل ہوتی کیونکہ عورتین بھی تارک النکاح ہو کر کلیسیا مین بھرتی ہوتی تھین اسیطرح سے تمام قدماء و مؤرخین سینٹ و فادر کے بداعتقادات و بدعات اظہر من الشمس ہین جنمین سے تھوڑی فادرونکا تذکرہ اختصاراً درج کرتے ہین۔ مسٹر میور صاحب نے اپنی تاریخ کلیسیا کی باب ۵ صفحہ ۱۴۳ سے ۱۶۹ تک کیا ہے اس باب مین انہین بزرگوارونکا ذکر ہے جن سے پراٹسٹنٹ نے مذہب عیسوی اور عہد جدید کی کتابون کو پایا۔ ہم بطور نمونہ کتاب مذکور سے ان بزرگوارونمین سے انتخاباً دو ایک کا ذکر کرتے ہین۔

صفحہ ۱۴۳ وہ واجب التعظیم ہین جو اوس مصدر الہام کی قرب رہی ہو اور خود حواریون سے پایا عرفان پایا وہ ہی ہم لوگون کیطرح پر خطار اور ضعیف البنیان آدم زاد تھے اور ترتیب و تعلیم مین کہین کہین کمزور اور جہالت رائج اور الٹی طریقے اور ترجیحے راہون سے جو انمین تعصبات پیدا ہوگئی تھی اون سے بھی کسیقدر آلودہ۔

صفحہ ۱۶۲ کلیمنس اسکندریہ اوسکی تمام کتابون مین بے جوڑ باتین اور بے موقع دلیلین اسقدر بھری ہوی ہین اور فلسفی اور دیوتاؤنکی حکایات و روایات اسقدر لکھدی

ہین کہ وہ اب اس زمانہ کی تعلیم وتہذیب کے کام مین نہین
آسکتے۔

صـ۱۶۴ اور یحن تیز فہمی سے حق کو چھپاکر جھوٹ
کو فروغ دیتا تہا بہت سی باتین کو جو اسکے موافق مطلب
نہوتی تہین فروگذاشت کرتا تہا اور بہت سی باتین
اپنی موافق مطلب اپنی طبیعت سے گھڑکر بنالیتا تہا اور امور
واقعی کو اوامی اور بہتانون سے مخلوط کردیتا تھا۔

صـ۱۶۶ اور یحن کے دل پر فلسفی کا اسقدر اثر ہوگیا
تہا کہ وہ اپنے بالکل ذہن وذکا کتاب مقدس مین
بہی اوس فلسفی کے اصول کرنے مین خیالی طور پر
کام لایا۔ اور وہ بہت باتون مین پرخطر عالم وخطرناک
ہادی ثابت ہوا۔

صـ۱۶۹ مین ترتولیان کا اس سے بہی بدتر اور
براحال لکہا ہے۔ غرض بوجہ طوالت کے اس ذکر کو
چہوڑکر ڈیوڈ صاحب سے عرض کرتے ہین کہ گریبان
مین منہ ڈالین اور اپنی اکابرین وپیشوایان دین کی
گمراہی کو ملاحظہ کرین جنہون نے دین عیسوی کو
تہ وبالا کرکے تثلیث کا مثلث جال بچہایا پہر
دوسرون کو الزام دین۔

ایک پادری صاحب سے مباحثہ

تودد وتلطف فرمائے بندہ جناب محمد نفیس صاحب
مہتمم اخبار منشور محمدی زادلطفہ۔
سلام علیکم۔ مدعا یہ ہے کہ مضمون جو تحت خدمت
سامی مین مرسل ہے امید کہ اپنے پرچہ اخبار گہربار
مین جگہہ دیکر بندہ کو مرہون منت فرمائے اور

اور شائقین مضامین مذہبی کی سمع مبارک تک پہونچائے
واقع ۲۸ ماہ مئی ۱۸۸۵ء کو بعد نماز مغرب بازار چوک
شہر الہ آباد مین متصل محکمہ چونگی کی پادری مسیحن
لال صاحب اور اس عاجز سے گفتگوے مذہبی
اس نہج پر ہوی کہ بندہ بعد فراغ نماز مکان کو جاتا تہا
اثناء راہ مین برلب سڑک دوکان کتب فروشی
مسیحیان پر ملکن صاحب پر کچہ سوجہ چند پرچران مائی
کشت وپادری مسطور کے بیٹہے تہے ملکن صاحب
مذکور نے بندہ کو آواز دیا کہ جناب مولوی صاحب پادری صاحب
سے مصافحہ کرلیجئے پس حسب الطلب پادری صاحب کے خدمت
مین حاضر ہوکر نیاز حاصل کیا پادری صاحب نے اول ہی
یہ ارشاد فرمایا کہ آپ دین مسیحی کو کیسا سمجہتے ہین۔
بندہ نے جواب دیا کہ دین مسیحی مروجہ حال باطل ہے
پادری صاحب۔ کسوجہ سے باطل ہے معلوم
ہوتا ہے کہ اپنے تحقیقات دین مسیحی محققانہ طور پر ابہی
تک نہین کئے۔ اگر تحقیقات فرمائے ہوتی تو ایسا
کلمہ نفرماتے۔ بندہ نے عرض کیا کہ کامل طور پر
تحقیقات کی ہے اور بائبل کو لفظ بلفظ ابتدا سے انتہا تک
دیکہا۔ تو یہ امر ثابت ہوا کہ مذہب انجیلی جب تک
کہ عہد عتیق کو جہوٹا نہ قرار دے سچا نہین ہوسکتا کیونکہ
اول حکم منجملہ احکام عشرہ مثبت توحید ہے دیکہو خروج
۲۰ باب ۳ ورس اور مسیحی معتقد تثلیث ہین دیکہو
متی ۲۸ باب ۱۹ و نامہ یوحنا ۵ باب ۷ و ۸ ورس
اور کتاب اشعیاہ ۴۳ باب ۱۱ ورس مین ہے۔
مین خدا ہون میرے سوا کوئی نجات دینے والا نہین

اور کتاب ایضاً ۲ باب ۱۶ ورس مین ہی - باپ دادونکے
بالعوض اولاد یا اولاد کے بدلے باپ دادے قتل کیجاوینگے
بلکہ ہر ایک اپنی گناہ کے بالعوض مارا جاوے - اور کتاب
ایضاً ۲ باب ۳۹ مین خداوند کہتا ہے ایسا کوئی نہین
جو میرے ہاتھہ سے مخلصی دے اور مسیحی کفارہ مسیح کے
قائل ہین دیکھو متی ۲۶ باب ۲۸ ورس جو مسطل و رہا ہے
مذکورہ بالا ہے - اور کتاب ایوب مندرجہ بائبل کے
۷ باب ۹ و ۱۰ مین ہی - کہ کوئی انسان قیامت سے
پہلے قبر سے نہین اٹہہ سکتا - انجیل متے ۲۷ باب ۵۲
و ۵۳ مین ہے اور قبرین کہل گئین اور سب لاشین
پاک لوگون کی جو آرام مین تہین اوٹہین اور اسکی اٹہنے
کے بعد قبرون سے نکلکر اور مقدس شہر مین جاکر بہتونکو
نظر آئین - یہان پر بہی تکذیب مضمون مندرجہ کتاب
ایوب لازم آتی ہے - **پادریصاحب** - یہ
غرض ہمارا نہین ہے صرف آپ یہ فرماے کہ عہد
عتیق آپکے نزدیک جہوٹا ہے یا نہین - **بندہ** نے
کہا ہمارے نزدیک بالکل جہوٹا نہین ہے عہد عتیق کا
جو مضمون کہ قرآن مجید سے مطابقت رکہتا وہ سچا
ہے اور جو خلاف ہی وہ خلاف ہے - مگر انجیلی
مذہب کے اوسی بموجب تحریر ماسبق کے عہد عتیق
کا مضمون انجیل سے خلاف معلوم ہوتا ہے ــــ
پادریصاحب - خیر یہ فرماے کہ مذہب سچا
کونسا ہے - **بندہ** نے - عرض کیا کہ جسکی آدم
علیہ السلام سے آج تک برابر تعلیم جاری رہی ہے -
اور وہ یہ ہی کہ خدا تعالی واحد کو وحدہ لاشریک

- جانے اور اسکے اوامر و نواہی کا پابند ہو - **پادری**
صاحب - وحدانیت کو تو شیطان بہی مانتا ہی
بندہ نے التماس کیا کہ حرف وحدانیت ہی کا جاننا
شرط نہین ہے اوامر و نواہی کے بہی پابندی شرط ہے
اور آپکے فرمانے سے یہ بہی ثابت ہوا کہ معاذ اللہ من ذلک
انبیاے سابقین شیطان تہے جو توحید پر سب تہے - یہ ایسا کلمہ
آپکی زبان سے صادر ہوا جو مصداق ورس ۸ باب ۱۰ -
انجیل یوحنا کا ہی - سب جتنے مجہہ سے آگے آئے چور اور
بت مار تہے پر بہیڑون نے انکی نہ سنی - واہ جناب پادریصاحب
کیا خوب اپنی انجیل کی فرماے کہ اوستاد نے تو حرف
چور اور قزاق بتلایا تہا آپنے طمر کیا کہ سب کو شیطان
بنا دیا - هٰذا بهتان عظیم - ای صاحب آپکی تو ہر
وقت بعینہ اوس زنگی اور آئینہ کی کیفیت ہوی کہ جسنے
چند آئینہ منہ دیکہہ دیکہکر توڑ ڈالے اور اپنی شکل نازیبا کے
طرف خیال نہ کیا - اور نیز اس ورس (انجیلی) سے دو امر
اور پیدا ہوے - امر اول - جیسا کہ انبیاء سابقین چور اور بت
مار ثابت ہو چکی تو اونکی تحریرات بہی قابل اعتبار نہین ــ
اسیطرے پولوس نے نامہ عبرانیون کی ۷ باب ۱۸ مین لکہا
ہے - پس اگلا حکم (قانون) اسلئے کہ بیفائدہ اور کمزور
تہا اوٹہہ گیا - اور یہی حضرت اسی کتاب کے ۸ باب ۱۳ ورس
مین فرماتے ہین - پر وہ جو پرانا اور دنی ہے سو ٹلنے
کے نزدیک ہی اور پہر یہی حضرت بامر تلسیونکی ۲ باب
۱۴ مین فرماتے ہین اور حکمونکا دستاویز جو ہمارا مخالف
تہا ہمارے بابت مٹا ڈالا - پس ورسہاے مذکورہ بالا سے
ظاہر ہو گیا کہ عہد عتیق لایق اعتبار نہین رہا کہ جسپر مسیحی اعتبار

کرین ۔ آمر دوم ۔ پر بہیزون نی اونکی نہ سنی ۔
محاورہ انجیلی مین بہیز مراد انسان سے ہے اور کذریہ
مراد پیغمبر سے ہے جبکہ مخلوق انسان نے اونکی نہ سنی تو معلوم
ہوا کہ کس نے اطاعت اپنے پیغمبر وقت کی نہین کی مگر عہد
عتیق کے دیکھنے سے واضح ہے کہ نبیون کے پاس علی قدر
مراتب تہرین تہین ۔ پس مضمون انجیل تکذیب توریت کی
کرتا ہی ۔ سہ برین عقل و دانش بباید گریست ۔ پادری
صاحب ۔ خیر یہ فرمائے کہ آپکا عقیدہ نسبت عہد
عتیق کے کیا ہی ۔ بندہ نے ۔ عرض کیا کہ نسبت عہد
عتیق کے ہمارا یہ عقیدہ ہی کہ وہ محرف اور مبدل ہی جسکا
اقرار علمائے مسیحی نے کیا ہے اور بعض مقام سے عہد عتیق
خود گواہی تحریف اور تبدیل کی دیا ہے ۔ پادری صاحب
آپکی قرآنمین بہی تحریف ہوی ۔ بندہ ۔ اول تو آپکا
دعوی بلا دلیل ہے لایق پذیرائی نہین ۔ دوم ہمکی
تسکین خاطر کیواسطے ایک نظیر پیش کرتا ہون
وھو ھذا خداوند عالم جلشانہ کلام پاک مین
ارشاد فرماتا ہی ۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا
لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ اس آیہ شریف کی تفسیر اور ترجمے
ظاہر ہے کہ خدا تعالی خود اس کلام پاک یعنے قرآن مجید ۔
فرقان حمید کا نگہبان ہی ۔ پس غیر ممکن ہی کہ کسی انسان
کا تصرف اوس پر ہوسکے یا انسان دست تصرف اوس تک
پہونچا سکے ۔ کیونکہ اوسنے حفاظت قرآن شریف کی ایک
طریقہ ظاہر ہی یہ مقرر فرمایا ہے کہ ابتداء نزول آیات قرآنی
سے اہل اسلام کو شوق اور اشتیاق حفظ کرنی آیات قرآنی کا
عطا فرمایا کہ کوئی ظالم یا جابر بادشاہ مثل بخت نصر یعنی بنکد

اور شاہزادہ انتوکس اور ادرین قیصر وغیرہ کی کہ جنکی جور و تعدی
سے یہودیونکی بربادی ہوی اور ہیکل کہود کر جو پتر دیوتا کا مندر
بنوا گیا اور توریت تلاش کرا کرا کر جلوائے گئے کہ بار دگر بعد برہا
بابل عزرا کاہن نے دوبارا توریت بنائی ۔ اس قرآن مجید پر کوئی
دست تظلم دراز نہ کر سکے کیونکہ وہ تحریر ظاہری قرطاس پر نہی
اس وجہ سے یہ سب آفتین اوسکی اوپر وارد ہوئین ۔ اور قرآن مجید
کو ہمارے دلون پر منقش فرمایا تاکہ کسیطرح سے کوئی اسپر تصرف
ہی نکر سکے یہ دلیل اسکی غیر محرفی کی کامل ہے ۔ اور جو وہ باشتر
رام چندر عیسائی کی تحریف القرآن یا ڈاکٹر فانڈر کی میزان
الحق یا عماد الدین کی ہدایت المسلمین کے بہروے پر اب انحراف
قرآن ثابت کرنا چاہین تو تعریف القرآن رد تحریف القرآن
اور میزان المیزان رد میزان الحق اور تنزیہ القرآن رد ہدایت
المسلمین کو ملاحظہ فرمائے کہ کیسے کیسے جوابات دندان شکن
تحریر کی ہین کہ جسکا جواب الجواب آج تک نہ ماسٹر صاحب نے
تحریر فرمایا اور نہ پادری صاحب اور ڈاکٹر فانڈر صاحب
تو اس جہان سے روپوش ہوگئے ہان اگر آپکو کچہہ حوصلہ ہو تو بنا بر
اعتراض بابت تحریف قرآن ارشاد فرماکر ہمارے تیغ زبان کی
جوہر دیکہئے ۔ پادری صاحب ۔ اکثر طلبائے
انگریزی خوان گرامر وغیرہ کے کتابین زبانی یاد کرتے
ہین یہ کوئی حفاظت اور غیر محرفی کی دلیل نہین ہی ۔
بندہ ۔ گرامر وغیرہ کی کتابین جو طلبا کہ یاد کرتے ہین
وہ مطلب عبارت اور طریق ہجا اور صرف و نحو کے قواعد
یاد کرتے ہین نہ حرف بحرف ۔ کلام پاک کی یاد کرنے
والے سوا اعراب و حرکات کے اور حروف قریب المخرج
مثل صوت و س وغیرہ کے اسقدر ذخیم کتاب کو

یاد کرتے ہین جسکو ہم اہل اسلام ایک مادہ حفاظتِ قرآن
علیہ درگاہ رحمٰن جانتے ہین اگر کسی طالب علم مدرسہ
کو اس نہج پر جیسا کہ حافظان قرآن کو فتح اور کسرہ اور
ضمہ اور شد اور مد الفاظ آپیتونکا وقف اور صلے اور
مطلق اور جائز اور وقفِ لازم اور وقف النبی اور
لا وغیرہ یاد ہو تو ارشاد فرمائے ورنہ گفتگو سے
لایعنی سے محض اوقات ضایع کرنا ہے۔ پادریصاحب
اب ہین مکان کو جاتا ہون میرا وقت پورا ہوگیا۔
بندہ۔ واضح ہو کہ پادریصاحب کو جب کچھہ نہ بن پڑا
تو مکان کا راستہ لیا سامعین نے حق و باطل کا تمیز کرکے
پادریصاحب کے گلو خلاصی پر خندہ کیا۔ فقط

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ
دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ
آمین بحق محمد و آلہ الامجد بفضل حسین معین الواعظین

ہندوستانمین اسلام کی بیکسی

آجکل مسلمانون کی غفلتون اور بے پروائیون سے اس
پاک مقدس مذہب اسلام کی جو حالت کل ہندوستان
مین ہو رہی ہے اسکا خاکا کھینچکر دکھانا ہمارا کام نہین بلکہ اسکے
واسطے ایسے پر زور سادہ گو شاعرون کی ضرورت ہے
جو اپنی مؤثر تقریرون نہین بلکہ رلانے والے مرثیون
سے ہر فرد اسلام کی آنکھون سے دریا خون بہا دین اور
ان غفلت کی نیند مین سونے والون کو اپنے نوحون
اور گریہ وزاری کی چیخون سے جگا دین یا انکی آنکھون کے
سامنے اسلام کی بیکسی و غریبی کی تصویر کھینچکر رکھدین
تاکہ ان غافلون کو اس پر رحم آئے اسکی مدد کو تیار ہون
اسکی بیکسی کے ہٹانیکی طرف توجہ کرین اور اپنی غفلت کی نیند
مین سوئی سوئی جس دینی و دنیاوی مضرتون اور نقصانون کے
بھرے تنگ و تاریک غار مین گری جاتی ہین اس سے نکلنے کیواسطے
ہاتھہ پاؤن ماریں۔

اسلام اپنی ذات مین جن خوبیون اور عمدگیون سے بھرا ہے
انکی خوبیان کی خاص کر مسلمانونکے سامنے چنداں ضرورت نہین
مگر ہماری اسلام کی عمدہ اصولون سے برگشتگی انکی طرف
سے غفلت و بے پروائی۔ نفسانی اغراض کے وجہ سے باہمی
نفرت۔ چند فروعی مسائل کیوجہ سے تکفیر کے فتوون سے
ایکدوسرے کی ذلت۔ نیک اعمال کو چھوڑ برے عملون مین مستغرق
ہونیکی رغبت۔ دنیاوی غیر ضروری ظاہری نمایش کیواسطے
اپنے مال و متاع کو لٹانے سے آخرت کی روسیاہی حاصل کرنیکی
کوشش وغیرہ امور کیوجہ سے یہی نہین کہ ہم خود تنزل
و ادبار کے گڑہے مین گرے جاتے ہین۔ بلکہ اپنے ساتھہ ہی لوگون
کی نظرون مین اسلام کو بھی ذلیل کئے جاتے ہین۔

مگر افسوس کہ باوجود ان سب باتونکے اگر ہم امیر ہین یا غریب۔
جاہل ہین یا عالم مسجد نشین ہین مقتدی ہین یا امام۔ عام ہین
یا خاص سب کے سب اس کی پروا نہین کرتے اور ہماری نامعقول
حرکتون سے اسلام کے پاک و صاف دامن پر جو دھبے لگائے
جا رہے ہین اونکی مٹانے کی طرف دھیان نہین دیتے۔
گویا ہماری عین خواہش یہی ہے کہ اسلام بدنام ہو۔
بھائیو ذرا اس غفلت کو چھوڑ کر دیکھو کہ تمہارے سامنے عیسائی
لوگ اسلام کے نام و نشان مٹانے۔ تمہین دوزخ کے گڑہے مین
ڈالنے کے واسطے کن کن ذریعون سے کس کوشش مین ہین

نہون نے مشن کے مردانہ و زنانہ مدرسے صرف اسیواسطے
قایم کئے کہ تمہارے لڑکون کو اسلام کے عقاید سے بدظن
کرین - بازارون مین گلی کوچون مین بڑے بڑے شہرون
کیا چھوٹے چھوٹے قصبون اور گاؤنمین پھر کر ہماری زبانمین
ایسے رسالے چھاپکر مفت تقسیم کئے جنمین اسلام پر سخت
بہتانون سے الزام لگائے ہین اور جنہین دیکھکر
ناواقف جہت پت گمراہ ہو جاتے ہین - وہ لوگ ہماری
قوم کے غریبون کو روپئے پیسے کا لالچ دیکر - ہمارے
یتیمون کو پرورش کے لئے اپنی چارج مین لیکر ہماری
جاہل اولادونکو عام تعلیم دینے کیلئے مدرسے کھول کر ہماری
بے ہنر عورتون کو دستکاری وغیرہ کی سکھانیکے بہانے
اپنی عورتونکو ہمارے گھرونمین بھیجکر بروز اسلام کے
نام مٹانے مین پوری پوری کوشش کر رہے ہین
مگر والے رے بے پرواہی کہ ہم اسکو برا تو کیا جانین
الٹا اچھا سمجھ رہے ہین - ۲۲ صفر کے خیر خواہ اسلام مین
لدہیانہ کی اسلامی حالت جو اسکے اڈیٹر نے شایع کی ہے
سخت افسوس کے قابل ہے انشاء اللہ کسی دوسرے رسالے
مین ایسی تفصیل برادران اسلام کے سامنے پیش کیجائیگا
لدہیانہ کیا سارے شہرون قصبون اور دیہات مین تقریبا
یہی حالت ہو رہی ہے - جدہر دیکھو عیسائی اپنا جال
پھیلائے جاتے ہین اور اوپر کی لکھی ہوی صورتون مین
سے مناسب صورت کو جاری کئے جاتے ہین مگر ہم مسلمانون
مین اسکے مقابل مین اتنی بھی ہمت نہین کہ اپنی اولادکو یا
اپنے آپ کو اس برے اثر سے بچائین اور مسلمان بھائیون
کو بچانا اور انکی بہتری کی کوشش کرنا تو درکنار -

ہمارے خیر خواہ بعض مسلمان گو ملک کے مختلف حصون مین بعض
بعض جگہہ مدارس اور انجمنین قائم کر کے مسلمانون کو دینی و دنیاوی
ترقی کے راستے پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہین مگر جن جن اسباب
اور امور کی ضرورت ہے انکا پورا ہونا عام مسلمانون کی امداد پر
منحصر ہے - غریب پیسہ پیسہ دین تو امیر اپنی بساط کے موافق
امداد کرین - تعلیم یافتہ لوگ اپنے عمدہ مشورون سے قلم سے
زبان سے مال سے جان سے دل کھول کر مدد دین - ہمارے
مقدس پیشوا علمائے دین باہمی تکفیر کے فتوون کے لکھنے -
فروعی مسایل کے جھگڑون کی بڑہانیسے باز آئین اور لوگونکے
سامہنے ان برائیون کا اظہار کرین جو روز بروز بڑہتے جاتے
ہین اور اسلام کے واسطے ایک اژدہا خونخوار ہین - پھر یہ سب لوگ
ملکر جابجا ایسے اسلامی زنانہ و مردانہ مدرسے قائم کرین جنکر
دین کی واقفیت اسکے حکمون پر چلنے کی رغبت دلونمین پیدا ہو -
حال کے زمانے کے موافق دنیاوی حوائج کے واسطے جن علوم کی ضرورت
ہے انکی تحصیل مین ید بیضا حاصل کرین تاکہ ہم مسلمان جسطرح
دین مین فضیلت کی دستار باندہین دنیا مین بھی عزت کی
کرسی پر بیٹھین - **حمایت الاسلام**

نوحۂ ہمدردی

پھیلا ہر سو نفاق افسوس — کیا ہو گیا اتفاق افسوس
جس شی سے مزا تہا زندگی کا — جو خضر تہا صلح و آشتی کا
ہر بزم مین جسکی تہی ضرورت — آپسمین تہی جسسے مہر و الفت
جو نوح سفینۂ وفا تہا — جو عیسیٰ دردلا دوا تہا
جو لاکھہ طرح سے گل کھلاتا — کانٹون کی خلش سے جو بچاتا
جو سخت کٹھن مین ساتہ دیتا — ایک ایک کی جو خبر تہا لیتا
عقدہ جو دلونکے کہولتا تہا — ٹھوکہ کبھی جسکا بولتا تہا